بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیت خان نے یہ ناول (نمازِ قلب) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاہے۔اس ناول (نمازِ قلب) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine)کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے،ڈائجسٹ،سوشل میڈیا،ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ:نیو ایرا میگزین

جب حماد کی آنکھ کھلی تو دن کے 7 بج رہے تھے-اس نے تلخی سے کل رات والے واقعے کو سوچا اور پھر اٹھ کر منہ دھوئے بنا ہی کمرے سے باہر نکل گیا-

اس نے اپنی کار سٹارٹ کی اور سڑک پر ڈال دی-وہ بس بے مقصد کار ڈرائیو کرتا رہا-ایک گھنٹہ...دو گھنٹے...ڈھائی گھنٹے!-وہ ایک انجان علاقے میں موجود تھا-کار میں پیٹرول ختم ہو گیا تھا اور آس پاس اسے کوئی پیٹرول پمپ دکھائی نہیں دے رہا تھا-وہ کار سے اترا اور سڑک پر چلنے لگا اس آس پر کہ شاید کوئی آدمی اسے پمپ کا پتہ ہی بتا دے-چلتے چلتے وہ ایک تنگ گلی میں آ گیا-اس نے یہ علاقہ پہلی بار دیکھا تھا-

تنگ گلیوں کے دونوں طرف ٹوٹی اور خستہ حال اینٹوں کی دیواریں تھی-انہیں گلیوں میں کئی کھڑکیاں کھلتی تھیں-جن پر مسیھری کی لڑیاں لٹکائی گئی تھی-

چند کھڑکیوں سے عورتیں گہرے گلے والے لباس پہنے بن ٹھن کر باہر دیکھ رہی تھی-چند ایک نے تو اسے باقاعدہ اشارہ بھی کیا تھا-جس پر حماد محض سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا تھا-

آدھے گھنٹے تک اس نے یہ شغل جاری رکھا-یہ جگی اس کے لیے نئی اور دلچسپ تھی-اسلام آباد جیسے شہر میں یہ جگہ اس کے لیے حیران کن چیز سے کم نہیں تھی-

وہ ایک تھڑے پر بیٹھ گیا- وہ آنے جانے والے ہر انسان کو سر تا پیر غور سے دیکھ رہا تھا- اور دوسرے فریقین کا بھی یہی رد عمل تھا-

تبھی ایک لڑکا اس کے قریب تھڑے پر آکر بیٹھا-

"کیا ہوا بائو! کوئی حسینہ پسند نہیں آئی ابھی تک" اسکی بات پر ھادنے گردن موڑ کے اسکی طرف دیکھا- وہ لڑکا سگریٹ پیتے ہوئے قہقہہ لگا کر اسکی طرف بغور دیکھنے لگا-

"ارے تو جیسا مال چاہتا ہے نا وہ ادھر نہیں ملے گا... نیلی بائی ہے نا! وہ مست پیس دے گی تجھے- ادھر چلا جا تیرے لیول کی حسینائیں ہیں وہاں-"

ھاداب اسکی باتیں سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا- وہ کن حسینائوں کی بات کر رہا تھا- اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا-

"ایکسکیوز می... واٹ آر یو سیئنگ؟" ھاداب مکمل طور پر اسکی طرف متوجہ تھا-

"دیکھ بائو! یہ انگلش ونگلش کا دھونس کہیں اور جما.... اپن آٹھویں فیل ہے-" وہ لڑکا سگریٹ زمین پر پھینک کر اپنے پیر سے اسے مسلتا ہوا بولا-

"آپ کیا کہہ رہے ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا" ھادنے اب اردو میں ہی بات کرنا مناسب سمجھا-

"ہاہاہاہا! بہت چالاک ہو بائو! اتنے ہی شریف ہو تو ادھر کیا کر رہے ہو- ادھر جو بھی آتا ہے مزے کرنے آتا ہے-" خباثت سے کہتا وہ لڑکا کھڑا ہو گیا-

"کیا مطلب! کون سا ایریا ہے یہ" ھاد سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھتا ہوا بولا-

"red light Area"

ھاد کا ایک لمحے کے لیے سانس رکا تھا- ریڈ لائیٹ ایریا!.... وہ دم سادھے اس لڑکے کو دور جاتا دیکھ رہا تھا- اس نے نگاہیں دوڑا کے ادھر ادھر دیکھا-

"یہ میں کہاں آ گیا- میں اس ایریا میں..... مجھے یہاں نہیں ہونا چاہیے اوہ خدایا!" ھاد یہ سوچتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ان گلیوں میں سے گزرنے لگا- اسے ایک دم سے اس جگہ سے وحشت ہوئی تھی- وہ یہاں کیسے آ سکتا تھا- یہ جگہ اس کے لیے نہیں تھی .. یہ جگہ کسی بھی شریف انسان کے لیے نہیں تھی- وہ کس طرح اپنی کار تک پہنچا تھا یہ بات صرف اسکا خدا اور وہ ہی جانتا تھا-

☆☆☆☆☆

ایشال جب گھر آئی تو سامنے صوفے پر کاشان کو بیٹھا دیکھ کر وہ چونکی-

"یہ یہاں کیا کر رہا ہے-؟" وہ زبردستی چہرے پر مسکراہٹ لاتی ساجد کے پاس جا کر بیٹھ گئی-کاشان بہت سنجیدگی سے ساجد سے ملکی حالات کے بارے میں بات کر رہا تھا-

"انکل! ہم بس ڈیموکریسی کا رونا ہی روتے ہیں-آمریت ہی اس ملک کو زوال کے دلدل سے باہر نکال سکتی ہے-اسٹیبلیشمنٹ وہ واحد چیز ہے جو اس ملک کو ترقی دلاتی ہے-"ساجد شاہ نے کاشان کی بات پر اتفاق کیا-

"بلکل غلط! اگر آمریت ہی ملک کے حق میں بہتر ہوتی تو کبھی بھی پاکستان کا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" نا ہوتا-ہم بس وہ دیکھتے ہیں جو ہمیں دکھایا جاتا ہے-اصل چیز تو ہم سے چھپا دی جاتی ہے-"ایشال نے ہمیشہ کی طرح اس کی بات سے اختلاف کیا تھا-جس کسی بھی ٹوپک پر کاشان کوئی رائے دیتا ایشال اسکی مخالفت کرتی-اس میں قصور ایشال کا نہیں تھا ان دونوں کا نظریہ ہی مختلف تھا-

"جب جب اقتدار ان دو ٹکے کے سیاستدانوں کو دیا گیا ہے تاریخ گواہ ہے تب تب پاکستان زوال پزیر ہوا ہے-"کاشان نے بحث کرنا مناسب سمجھا-

"اب تم مجھ سے اختلاف کرو گے!"ایشال تنکتے ہوئے بولی اور غصے سے صوفے سے اٹھی-

"روندو کہی کی!" احمد نے جلے پر نمک چھڑ کنا اپنا فرض سمجھا-

"تم چپ رہو سمجھے تم" ایشال اسے انگلی دکھاتے ہوئے بولی-

"ارے بس کرو! ذرا ذرا سی بات پر لڑنے لگتی ہو تم کچھ تو خیال کیا کرو-" آمنہ بیگم چائے کی ٹرے پکڑے کچن سے باہر آئی اور آتے ہی ایشال کو ڈانٹنا شروع کر دیا-

"یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے- بہت خوشی ملتی ہے نا تمہیں.... ہو لو اب خوش" ایشال پیر پٹکتی اپنے کمرے میں چلی گئی- جبکہ کاشان نے حیرانی سے اسے جاتا دیکھا اور پھر اپنے ارد گرد بیٹھے لوگوں کو دیکھا-

"میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا!" اس کی حیرانی میں ابھی بھی کوئی کمی نہیں آئی تھی-

ساجد شاہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا اور اسے تسلی دی-

اور آمنہ بیگم اب کپوں میں چائے ڈالنے لگی-

دروازے پر دستک ہوئی تو ایشال نے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا- جہاں کاشان ٹیک لگائے کھڑا تھا-

اسے دیکھ کر ایشال نے منہ بسورتے ہوئے اپنا سر جھکا لیا-

"مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ" وہ ایشال کے سامنے آتا ہوا بولا-

"اچھا تمہیں مجھ میں مسئلہ لگ رہا ہے- کبھی خود کی حرکتوں پر غور کیا ہے-" ایشال کو اسکی بات پر صدمہ پہنچا تھا-

"کیا کیا ہے میں نے... میں تو بس بات کر رہا تھا اور تم نا جانے کیوں مجھ سے ناراض ہو گئی-" لہجے میں انتہا کی معصومیت تھی-

"ٹھیک ہے میری غلطی تھی- بس! اب جائو" ایشال واشروم کی طرف جاتے ہوئے بولی جب کاشان نے آگے بڑھ کر اسکا راستہ روکا-

"نہیں میری غلطی ہے- آئی ایم سوری- پلیز اس ناچیز کو معاف کر دو!"

کاشان گھٹنوں کے بل بیٹھتا کان پکڑتا ہوا بولا- اسے دیکھ کر ایشال کی ہنسی نکل گئی-

" جا تجھے معاف کیا" ایشال ہوا میں ایک انداز سے اپنا ہاتھ جھلاتے ہوئے بولی-

"بہت شکریہ میڈم... ہمیشہ آپکا ممنون رہونگا-" اس کی بات پر ایشال کا قہقہہ کمرے میں گونجا تھا-

☆☆☆☆☆

"کہاں تھے تم" ھاد جب شام کو گھر لوٹا تو ریان اور جنید دونوں اس کے کمرے میں موجود تھے۔

"تم لوگ یہاں" ھاد بے نیازی سے پوچھتا بیڈ پر بیٹھ کر اپنے جوتے اتارنے لگا۔ جنید اسکے قریب بیڈ پر آ کے بیٹھا۔

"تو آج یونی نہیں آیا, آنٹی سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ تو یونی کا کہہ کے گھر سے نکلا تھا۔ اب بتا یہ کیا فلم چلائی ہے تو نے۔" جنید نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔ ھاد سر جھکائے زمین کو گھورنے لگا۔

"یہاں ہم تیری شکل دیکھنے نہیں آئے۔ بتا کہاں گیا تھا" ریان پہلے کے مقابلے کافی غصے سے بولا تھا۔

"کہیں نہیں بس یونہی..." ھاد اپنے دونوں پیر بیڈ پہ رکھتا ہوا بولا۔

"کیا چل کیا رہا ہے یہ سب ہاں!.... کوئی بات ہے تو بتا ہمیں, ہو سکتا ہے ہم اس کو سولو کر دیں۔" ریان بھی ھاد کی دوسری جانب بیٹھتا ہوا بولا۔

"میں بس تھوڑا ٹینس تھا۔" ھاد نے سر سری سا جواب دیا۔

"کس بارے میں ٹینس" جنید نے اس کے چہرے کو پڑھنے کی ناکام کوشش کی۔

"بول اب زبان کیوں بند ہو گئی تیری.... بکواس کر نا اب "ریان کو ھاد کی خاموشی نے مزید تپا دیا تھا-

"یار تم لوگ جاؤ یہاں سے-دماغ خراب نا کرو!"اب کی بار ھاد بھی تھوڑا خفگی سے بولا تھا-اس کی بات سن کر جنید کو صدمہ پہنچا-

"جب تک تو ہمیں ساری حقیقت نہیں بتائے گا تب تک نہیں جائے گے ہم-"ریان کی بات پر ھاد کے واشروم میں بڑھتے قدم رکے-

"جاننا ہے نا تم دونوں کو کہ کیا فلم چل رہی ہے-"ھاد مڑ کر انکی طرف دیکھتے ہوئے بولا-جبکہ وہ دونوں پوری توجہ سے ھاد کو سن رہے تھے اور اسکی اگلی بات کے منتظر تھے-

"وہی سب کچھ ہو رہا ہے جو ہمیشہ ہوتا آیا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ میرا باپ sure نہیں ہے کہ میں اسکا ہی بیٹا ہوں-ساری رات وہ میری ماں پر چیختا رہا ہے اور تم لوگ کیا بات کر رہے تھے کہ تم لوگ solve کرو گے اس مسئلے کو-"ھاد ہزیانی کیفیت میں بول رہا تھا-وہ دونوں حیرانی سے اسکی طرف دیکھ رہے تھے جو انہیں بولنے کا موقع تک نہیں دے رہا تھا-

"کرو solve... کر سکتے ہو تم لوگ؟... کیسے کرو گے تم لوگ- جس مسئلے کو میں، میرا باپ، میری ماں حل نہیں کر سکے تم لوگ کرو گے ہہہ..." وہ اپنی بات کے آخر میں طنزیہ مسکرایا تھا-ریان کو اسے دیکھ کر افسوس ہوا تھا-

"یار 24 سال... 24 سال سے میں یہ سب دیکھتا آیا ہوں- مجھے لگا تھا کہ میں ان سب کا عادی ہو جاؤنگا مگر... ہر مرتبہ جب یہ کھیل شروع ہوتا ہے ایک نیا زخم میرا باپ اپنی باتوں سے مجھے دے جاتا ہے-اور میں... میں کچھ بھی نہیں کر سکتا اس بارے میں-"اس کے لہجے میں بلا کی بے بسی تھی-حماد اپنے لب بھینچتے اپنے آنسو قابو کرنے لگا- جنید گم سم سا اٹھا اور اسکے گلے لگ گیا-وہ اسکا دوست تھا اور دوستیاں ایسی ہی ہوتی ہیں-جب ایک کا غم اپنا غم لگنے لگتا ہے-جب ایک کو سہارے کی ضرورت ہوتی ہے تو اسے سہارا دیا جاتا ہے-دوست دنیا کے بہترین تحفوں میں سے ایک ہے-

ریان بھی حماد کے قریب آیا اور اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھے کسی سوچ میں گم ہو گیا-وہ جانتا تھا کہ اس کے سوچنے سے بات کا حل نہیں نکلے گا مگر حماد اسکا دوست تھا-وہ اور کچھ نہیں تو کم از کم سوچ تو سکتا تھا-

☆☆☆☆☆

اسائنمنٹ جمع کروانے میں صرف دو دن باقی تھے-ایشال اور ندا نے اپنی اسائینمنٹ مکمل کرلی تھی-ان دونوں نے اپنی اسائنمنٹ جمع کروائی اور اس وقت وہ کوریڈور کی سیڑھیاں اتر رہی تھیں جب ریان ھاد اور جنید کے ساتھ سیڑھیوں پر بیٹھا دیکھا-ندا ایشال کا ہاتھ پکڑ کے ان کی طرف چل پڑی-

"کیا ہو رہا ہے "ندا کی آواز پر ان تینوں نے پلٹ کر دیکھا-

"زہے نصیب !آج تو چاند خود ہماری چوکھٹ پر اترا ہے-"ریان شرارت سے ندا کی طرف دیکھتا ہوا بولا- جس پر ندا نے اسکے قریب بیٹھتے ہوئے اس کے کندھے پر چپت رسید کی-

ایشال بھی ان کے قریب ہی بیٹھ گئی-

"یار تم لوگوں نے اسائنمنٹ بنالی-"جنید ان دونوں سے مخاطب ہوا-

"ہاں ہم دونوں نے تو سبمٹ بھی کروادی-"ندا ذرا فخر سے کاندھے تان کر بولی-

"ارے واہ یار....اس کا مطلب تم فری ہو-یار پلیز میری اسائینمنٹ کمپلیٹ کردو-پلیز "ریان ندا کے ترلے کرتا ہوا نہایت عاجزانہ انداز میں بولا-

"ہہہ تم ان دونوں سے کہہ دو-"ندا نے ھاد اور جنید کی طرف اشارہ کیا-

"ارے ان لوگوں کی اپنی نہیں بنی, میری کیا بنائیں گے-"ریان نے معصوم سامنہ بنایا-

"کیا دو دن رہ گئے ہیں اور تم لوگوں نے ابھی تک بنائی ہی نہیں ہے-"ندا حیرت کے عالم میں بولی-

جنید نے اسکی بات پہ سر ہلایا-

"میرا کام تو بس تھوڑا سارہ گیا ہے-دو دن میں مکمل ہو جائے گا-میں تو کسی پر منحصر نہیں ہوں بھئی-"بڑے مزے سے جنید کی طرف سے کہا گیا تھا-

""پلیز نا...."ریان اپنا کاندھا اسکے کاندھے سے ٹکراتے ہوئے بولا-

"اچھا ٹھیک ہے-کردوں گی مگر یہ آخری بار ہو گا-"ندا نے منہ بناتے ہوئے اسے آگاہ کیا-جس پر ریان نے یاہو کا نعرہ لگایا-

"تو بس ٹھیک ہے میرا تم کردو گی, جنید اپنا خود کرے گا مگر ھاد.....اسکا کام کون کرے گا-"ریان سوچتے ہوئے بولا-

"ارے یہ ایشال ہے نا یہ کردے گی-"ندا کی بات پر ایشال جو کہ کب سے خاموش بیٹھی تھی, چونک کر اسکی طرف مڑی-

"اوہ گریٹ! تو بس ڈن ہو گیا-"ریان ہاتھ جھاڑتے ہوئے بولا-

New Era Magazine

"نہیں میں کر لونگا-"ھادنے نارمل انداز میں کہا-

"ہیں....ایک منٹ" جنید ھاد کا ہاتھ پکڑ کے ایک طرف لے گیا-

"زرا بتانا کہ کونسی شاکالاکا بوم بوم کی پینسل ہے تیرے پاس جو دو دن میں تو اسائنمنٹ کمپلیٹ کر لے گا-" جنید طنز بھرے لہجے میں اس سے کہہ رہا تھا-

"کیا ضرورت ہے اسے میرا کام بولنے کی..."ھاد نے ابھی بات مکمل نہیں کی تھی کہ جنید اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا-

"اور کیا ضرورت ہے اسے انکار کرنے کی-"ھاد ایک لمحے کے لیے خاموشی سے اسے دیکھنے لگا-اور جنید بھنویں اچکائے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا-

"دیکھ ! ہم لوگوں کی اسکے ساتھ صرف ہیلو ہائے ہی ہے-اسکو اپنی اسائنمنٹ دینا مناسب نہیں ہے-"ھاد اسے سمجھانے کی غرض سے بولا-

"ارے یار وہ ریان کی منگیتر کی دوست ہے-اور یہی تو موقع ہے اس نک چڑی ندا سے فائدہ اٹھانے کا....اگر اسکی دوست ہمارا کام کر دے گی تو مسئلہ کیا ہے-" جنید نے کہا-

"یار کیا ضرورت ہے دوسروں پر بوجھ ڈالنے کی-جب میرے ہاتھ سلامت ہیں-" ھاد اب بھی ڈٹا تھا-

New Era Magazine

"جیسی تیری state of mind ہے نا...تو یہ کام ڈھنگ سے نہیں کر پائے گا ..."جنید کا اشارہ ھاد بہت اچھے سے سمجھ گیا تھا-وہ بلکل ٹھیک کہہ رہا تھا اس لیے ھاد خاموش رہا-

"چل اب..."جنید اسکا بازو پکڑتے اسے واپس لے آیا-

"اوکے ایشال تم بنا دینا! ہم تمہارے شکر گزار ہونگے-"اتنا کہتے وہ تینوں وہاں سے چلے گئے-

"چلو ہم بھی چلتے ہیں-"ندا نے یہ کہتے ایشال کی طرف دیکھا تو اسے دھچکا لگا-ایشال خونخوار نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی-

"کیا"ندا نے حیرت سے کاندھے اچکاتے پوچھا-

"اتنی ہی ہمدردی تھی اس سے تو خود بنا دیتی اسے اسائنمنٹ"لہجہ بلکل سپاٹ تھا-

"اللہ! یار میں بنا دیتی مگر میں ریان کی بنا رہی ہوں-اب اگر تم اس بے چارے کی مدد کر دو گی تو اسکی مشکل حل ہو جائے گی-دیکھلو اب میں نے کہہ دیا ہے-اگر تم نے نا بنائی تو مجھ سے بات نا کرنا دوبارہ!"ندا نے آخر میں اسے دھمکی لگائی اور مسکراتے ہوئے ایشال کو دیکھا-

"انتہائی سیلفش لڑکی ہو تم!" ایشال سپاٹ لہجے میں کہتی وہاں سے چلی گئی اور پیچھے ندا اسکی پیٹھ دیکھ کر مسکرانے لگی۔

"آئے میری پیاری دوست!!!" ندا نے مسکراتے ہوئے پیچھے سے ہانک لگائی اور خود بھی بھاگتے ہوئے اسکے پیچھے چل دی۔

☆☆☆☆☆

"ھاد... کیا تم بزی ہو۔" رقیہ بیگم ھاد کے کمرے میں آئی۔رات کے نو بج رہے تھے۔ گھر میں ملازموں کے علاوہ ھاد اور رقیہ بیگم ہی تھی۔ قادر سیال کا کوئی اتا پتا نہیں تھا۔یہ معمول کی بات تھی۔وہ اکثر گھر سے باہر رہتے۔ملازم بھی 11 بجے سرونٹ کوارٹر چلے جاتے۔

"جی!" ھاد اپنی ماں کو کمرے میں دیکھ کر احتراما کھڑا ہو گیا۔

رقیہ بیگم نے شفقت سے اسکے قریب آکر اس کے کاندھے پر ہاتھ پھیرا۔

"چلو پھر آج کا ڈنر ہم دونوں مل کر کرتے ہیں۔

میں نے کھانا آج اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اور تمہاری پسندیدہ ڈش بنائی ہے۔" وہ اسے بتا رہی تھیں۔

"آپنے بریانی بنائی ہے۔ مگر آپکو تو بنانی ہی نہیں آتی۔" ھاد مسکراتا ہوا سینے پر ہاتھ باندھتے بولا۔

"ہاں مگر میں نے خانساماں کو اپنے پاس کھڑا کیا تھا۔ تاکہ وہ مجھے غلطی پر ٹوک دے۔" وہ نہایت پیار سے بتا رہی تھیں۔

"کیا ضرورت تھی ان سب کی۔" ھاد انہیں ساتھ لیے کمرے سے نکلتا ہوا بولا۔ اب وہ سیڑھیاں اتر رہے تھے۔

"لو بھئی میں تو ماں ہوں نا تمہاری" انہوں نے ڈائننگ ٹیبل کی کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

ملازم پہلے سے ہی میز پر کھانا چن چکے تھے۔

ھاد ایک پلیٹ میں چاول نکالنے لگا۔

"پڑھائی کیسی چل رہی ہے تمہاری۔" چمچ منہ میں ڈالتے رقیہ بیگم نے پوچھا۔

"بس چل رہی ہے۔" ھاد نے بے نیازی سے جواب دیا۔

"رمشہ کا بھی اسی یونیورسٹی میں ایڈمیشن کروادیا ہے نائلہ بھابھی نے۔"

"اوہ رئیلی! یہ تو بہت اچھی بات ہے-اس نے مجھے بتایا ہی نہیں-"ھاد پانی کا گلاس پکڑتے ہوئے بولا-

"اسکا فون خراب ہو گیا ہے-مجھے بھی نائلہ بھابھی سے ہی پتہ چلا-"انہوں نے اسے آگاہ کیا-

"اوہ اچھا!"اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوبارہ کھانے میں مصروف ہو گیا-

ان دونوں کے درمیان اب خاموشی حائل تھی-

"تم نے بتایا نہیں,کیسی بنائی ہے میں نے بریانی"رقیہ بیگم نے بے تابی سے پوچھا-

"اوہ ہاں!!بہت ا......"ھاد نے ابھی اپنی بات مکمل نہیں کی تبھی ٹھک کی آواز آئی-

ان دونوں نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو قادر نے اپنا بریف کیس نیچے پھینکا تھا-

"اوہ تو ڈنر ٹائم چل رہا ہے-"وہ لڑکھڑاتے قدموں سے ڈائننگ ٹیبل کے پاس آئے-

ھاد خاموشی سے انکی حرکتوں کو دیکھ رہا تھا جبکہ رقیہ بیگم کھڑی ہو گئی تھی-ان کے چہرے پر خوف کے آثار نمایاں تھے-

"اے عورت!!!ادھر آ-"قادر نے ملازمہ کو کہا-ھاد نے ملازمہ کو ہاتھ اشارے سے جانے کا حکم سنایا-ملازمہ ھاد کی بات مان کر وہاں سے چلی گئ-

"آپ نے شراب پی ہے؟"ھاد جانتا تھا کہ انہوں نے شراب پی رکھی تھی مگر پھر بھی وہ نا جانے ان سے کیوں پوچھ رہا تھا-

"ہاں تو"انہوں نے ھاد کو دوٹوک جواب دیا-ھاد نے نفرت سے آنکھیں مینچی-

"آپ پلیز کمرے میں جائیں-"رقیہ بیگم ان کی منت کرتے ہوئے بولی-

"کیوں... تمہارا کوئی یار تم سے ملنے آرہا ہے کیا-"انتہائی خباثت سے انہوں نے پوچھا-

ھاد کا ضبط جواب دے گیا وہ مٹھیاں بھینچے انکی طرف بڑھا مگر رقیہ بیگم نے اسے پکڑ کے روکا-

"ھاد!"ھاد نے انکی آواز پر انہیں دیکھا-اسکی نگاہوں میں تکلیف تھی, دکھ تھا-رقیہ بیگم نے اپنا سر نفی میں ہلایا-انکی آنکھیں بھی گیلی ہو چکی تھی-

"لو!اب تو چیونٹی کے بھی پر نکل آئے ہیں-ہاہاہا"انہوں نے ھاد پر تبصرہ کیا-

"آپ پلیز کمرے میں جائیں... کوئی تماشا نا کھڑا کریں-خدا کے لیے!"رقیہ بیگم ہاتھ جوڑتے بولی-ھاد بے بسی سے اپنی ماں کو گڑگڑاتے دیکھ رہا تھا-

"اوکے ڈارلنگ!!

“I accepted your request"

لڑکھڑاتی زبان سے کہتے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے-رقیہ بیگم گرنے کے سے انداز سے کرسی پر بیٹھ گئی-

ھادان کے قریب آیا اور گھٹنوں کے بل بیٹھتا ان کو دیکھنے لگا-

"ماما...آپ طلاق لے لیں اس شخص سے" ھاد نے دھیمی آواز میں ان سے کہا-

رقیہ بیگم نے نم آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا-

"آئیندہ ایسی بات کبھی مت کہنا ھاد" انہوں نے اسے تنبیہہ کرتے ہوئے کہا-

"کیسے برداشت کرتی ہیں آپ... کیا آپ کو تکلیف نہیں ہوتی-وہ شخص روز آپ کے کردار پر کالک گراتا ہے اور آپ....آپ پھر بھی اسکے پاس رہنے پر بضد ہیں-" ھاد نے تکلیف بھرے لہجے میں کہا تھا-

"ھاد! جب ایک عورت ماں بن جاتی ہے نا تو پھر اسے تکلیف نہیں ہوتی-اس کی اولاد اسکی سب سے بھڑی طاقت ہوتی ہے-مجھے تمہارے باپ سے کوئی غرض نہیں ہے-میری سب امیدیں تم سے وابستہ ہیں-" انہوں نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا-

"تم کہہ رہے ہو میں طلاق لے لوں!...میں نہیں لونگی طلاق...طلاق کا داغ بہت گہرا ہوتا ہے-ساری زندگی بھی دھونا چاہو تو بھی نہیں دھلتا-" انہوں نے کمزور لہجے میں کہا-

"مگر اس داغ کا کیا جو وہ آپ پر آئے روز لگاتے ہیں-" ھاد افسوس سے انکی جانب دیکھ رہا تھا-

"میرا بیٹا میری پاکیزگی کا گواہ ہے میرے لیے اتنا کافی ہے-" انہوں نے جھکتے ہوئے ھاد کا ماتھا چوما-

ھاد ان کے پاس سے کھڑا ہوتے ہوئے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا-

"اگر آپ طلاق یافتہ نہیں ہونا چاہتی تو میری خواہش ہے کہ اللہ آپکو بیوہ کر دے-" ھاد ان کی طرف مڑ کے یہ کہتا سیڑھیاں پھلانگتا اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا-اور پیچھے رقیہ بیگم اپنے بیٹے کی بات پر افسوس سے سر ہلاتی رہ گئی-

☆☆☆☆☆

ھاد، ریان، ندا اور جنید ڈپارٹمنٹ کے کوریڈور میں کھڑے خوشگپیاں کرنے میں مگن تھے-ابھی انکی کلاس کا وقت نہیں ہوا تھا-

"یہ ایشال کہاں ہے-" جنید نے ندا سے پوچھا-

"وہ....وہ ابھی آئی نہیں یونی" ندا نے موبائل پرس میں ڈالتے ہوئے جواب دیا-

"واٹ!!!....آج سبمیشن کی لاسٹ ڈیٹ ہے-" جنید نے تقریبا چلاتے ہوئے کہا

"تو! ہم لوگوں نے اسائنمنٹ کب کی سبمٹ کروادی ہے-" ندا کندھے اچکاتے ہوئے بے نیازی سے بولی-

"مگر حماد کی نہیں کروائی سبمٹ....وہ ایشال نے کروانی تھی-" اب کی بار ریان حیرانی سے آنکھیں کھولتا ہوا بولا-

جبکہ حماد خاموش کھڑا ان سب کے تاثرات دیکھ رہا تھا- مطلب جسکی اسائنمنٹ تھی اسے تو کوئی فکر ہی نہیں تھی-

"اوہ...اب!" ندا نے پریشانی سے ان تینوں کو دیکھا-

"اب کیا....میسج کرواسے-" جنید نے سرخ ہوتے چہرے سے ندا کو حکم دیا- اور ندا نے بھی جلدی سے موبائل بیگ سے نکال کر ایک ٹیکسٹ ٹائپ کر کے ایشال کے نمبر پر سینڈ کیا- تھوڑی ہی دیر بعد میسج ٹون بجی-

"کیا کہہ رہی ہے وہ-" ریان نے اسکی سکرین پر جھانکتے ہوئے پوچھا-

"وہ آجائے گی ابھی تھوڑی دیر تک-" ندا نے سکون کا سانس لیتے ہوئے انہیں بتایا-

اس کی بات سن کر جنید نے بھی گہرا سانس لیا-

"بیٹے بچ گیا تو!" ریان نے حاد کے کاندھے پر تھپکی مارتے ہوئے کہا- جس پر حاد نے اپنے چہرے پر تبسم بکھیڑا-

وہ سب لوگ اپنی کلاس لینے کی غرض سے کلاس میں چلے گئے-

ابھی وہ لوگ اپنی نشستوں میں آکر بیٹھے ہی تھے کہ پروفیسر متین کلاس میں داخل ہوئے-

"جی کلاس آج سبمیشن کی لاسٹ ڈیٹ ہے-

“do you remember that"?

"جی سر" کلاس میں بہت سے طلباء کی آوازیں گونجی-

"آلرائیٹ! آپ لوگ پروکسی لگوالیں-" اتنا کہتے ہی پروفیسر طالبات کے نام بولنے لگے- تبھی ندا کا میسج ٹون بجا-

"یار میری پروکسی لگوا دینا-" یہ میسج ایشال کی طرف سے تھا-ندا نے اوکے کا میسج کر کے موبائل دوبارہ بیگ میں ڈال دیا-

ندا کا نام بولا گیا جس پر اس نے پریسنٹ کہا-اس کے بعد ریان کا اور دوسرے طالبات کا نام بھی بولا گیا-اب ایشال کے نام کی باری تھی-

"ایشال شاہ رول نمبر 6214" جواب ندارد!..

پروفیسر نے ایک بار پھر اپنے الفاظ دہرائے- جس پر ندا نے ہمت کر کے اپنے منہ کے آگے ہاتھ رکھا اور بولی-

"پریسنٹ سر" ندا نے ایک الگ سی آواز نکالی جس پر کلاس کے آدھے بچوں نے چونک کر پیچھے دیکھا- دراصل جو آواز ندا نے نکالی تھی نا تو وہ لڑکی کی آواز سے مشابہت رکھتی تھی اور نا ہی لڑکے کی-

"کدھر ہیں ایشال" پروفیسر متین کے دل میں خواہش اٹھی کہ وہ بھی دیکھیں کہ یہ عجیب و غریب آواز کس طلباء کی ہے-

ندا نے ہاتھ اٹھایا-

"اوکے!" پروفیسر متین استہزائیہ انداز میں اسے دیکھتے بورڈ کی طرف متوجہ ہو گئے-

"شکر ہے بچ گئ-" ندا نے گہری سانس خارج کی-

لیکچر سٹارٹ ہو چکا تھا-

☆☆☆☆☆

جاری ہے-

نوٹ

نمازِ قلب از آیت خان کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine